السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غصب شدہ زمین پر نماز ہو جائے گی یا نہیں ہوگی۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے ۔ حنابلہ کی اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں، ایک جواز کی اور دوسری عدم جواز کی ۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ ؒ، مالک ؒ اور شافعیؒ بھی ایک قول کے مطابق جواز کے قائل ہیں ۔ صاحبِ المہذب فرماتے ہیں،

''غصب شدہ زمین میں نماز ناجائز ہے، کیونکہ یہاں اگر سکونت حرام ہے تو اس مقام پر نماز پڑھنا بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا ۔ اگر کوئی یہاں نماز پڑھ لے تو نماز درست ہوگی، کیونکہ منع کا تعلق نماز سے مخصوص نہیں جو اس کی صحت سے مانع ہو۔''

امام نوویؒ رقم طراز ہیں:

''غصب شدہ زمین میں نماز بالاجماع حرام ہے اور ہمارے نزدیک اور جمہور فقہا اور اصحابِ اُصول کے ہاں نماز پڑھ لی جائے تو درست ہو جائے گی۔''

میرا رجحان بھی اِسی قول کی طرف ہے کیونکہ نہی کا تعلق نفس نماز سے نہیں جو صحتِ نماز سے مانع ہو۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: المجموع شرح المهذب ۳ ۱۶۵ اور المغنی: ۲ ۴۷۶،۴۷۷

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ